حدیث وسنت

محمد رفیق چودھری
تحقیق واضافہ: کامران طاہر

رجم کی حد...... سنتِ نبویہ کی روشنی میں

اسلام میں شادی شدہ زانی کے لیے رجم کی سزا مقرر ہے جو کہ حد شرعی ہے۔اس حد کو بدلنے کا کسی کو اختیار نہیں۔اس کے نفاذ کو روکنے کے لیے سفارش کرنا بھی ناپسندیدہ ہے۔نبی کریم ﷺ نے شادی شدہ زانی پر رجم یعنی سنگساری کی سزا نافذ فرمائی ہے۔کبھی مجرم کے اعتراف (Confassion) پر اور کبھی چار گواہوں کی شہادت(Witness) دینے پر یہ حد جاری کی گئی۔اب جولوگ اس حد شرعی کو اپنے طور پر یا کسی بیرونی اشارے سے بدلنا یا منسوخ کرنا یا تعزیر میں تبدیل چاہتے ہیں، وہ دراصل اسلامی شریعت کو اپنی خواہشاتِ نفسانی کا کھلونا بنانا چاہتے ہیں۔ان کی یہ آرزو ان شاء اللہ کبھی پوری نہیں ہوگی اور ایسی ہر مذموم کوشش ناکام ہوکر رہے گی۔کتبِ احادیث سے رجم کرنے کے واقعات ملاحظہ فرمائیں۔ان احادیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شادی شدہ آزاد زانیوں پر کوڑوں کی بجائے رجم کی سزا نافذ کی۔اس سلسلے میں ہم پہلے فرامینِ رسول ﷺ اور اس کے بعد فعل رسول ﷺ بیان کرتے ہیں:

1 اقوالِ رسول اللہ ﷺ

① عن عبادة بن الصامت قال: قال رسول اللهﷺ «خذوا عني، خذوا عني، خذوا عني فقد جعل الله لهن سبيلا، البكر بالبكر جلد مائة ونفي سنة والثيب بالثيب جلد مائة والرجم» (صحیح مسلم:۱۶۹۰)

''مجھ سے حکم لے لو، مجھ سے حکم لے لو، مجھ سے حکم لے لو۔ بدکار عورتوں کے لیے اب اللہ نے راستہ بنا دیا۔(یعنی حکم نازل فرما دیا) اور وہ یہ ہے کہ غیر شادی شدہ کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی اور شادی شدہ کو کوڑے اور رجم کی سزا دی جائے گی۔''

www.KitaboSunnat.com

② قال زید سمعت رسول الله ﷺ یقول: «الشیخ والشیخة إذا زنیا فارجموھا البتة» (مسند احمد بشرح احمد الزین:۱۶/۳۴ وقال ’اسنادہ صحیح‘)

”زید بن ثابت کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شادی شدہ مرد☆ اور عورت زنا کا ارتکاب کریں تو اُنہیں لازماً رجم کردو۔“

③ عن عبدالله قال: قال رسول الله ﷺ «لا یحل دم امرئ مسلم یشھد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله إلا بإحدی ثلاث: النفس بالنفس والثیب الزاني والمفارق لدینه التارك للجماعة» (صحیح بخاری:۶۸۷۸)

”حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کا خون جائز نہیں جب کہ وہ یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین حالتوں میں اس کا خون مباح ہوگا۔ پہلی یہ کہ قصاص کی حالت میں، دوسری یہ کہ شادی شدہ زانی ہونے کی صورت میں اور تیسری یہ کہ دین کو چھوڑنے اور جماعتِ مسلمین سے الگ ہونے کی شکل میں۔“

④ عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ «لا یحل دم امرئ مسلم یشھد أن لا إله إلا الله وأن محمدًا رسول الله إلا في إحدٰی ثلاث: رجل زنیٰ بعد إحصان فإنه یرجم ورجل خرج محاربًا بالله ورسوله فإنه یقتل أو یصلب أو ینفی من الأرض أو یَقتل نفسا فیُقتل بھا»

(ابوداود:۴۳۵۳، قال الالبانی: ’صحیح‘)

”حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، مگر تین صورتوں میں اس کا خون مباح ہوجاتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ وہ شادی کے بعد زنا کا ارتکاب کرے، اس جرم پر اسے سنگسار کیا جائے گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت کرے تو (اس جرم کی پاداش میں) اسے قتل کیا جائے گا یا اسے سولی دی جائے گی یا اسے جلاوطن کردیا جائے گا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ وہ

☆امام مالکؒ نے الشیخ والشیخة کے معنی الثیب والثیبة کیا ہے۔ (دیکھئے: موطا، کتاب الحدود)

www.KitaboSunnat.com

کسی کو قتل کردے تو اس پر اسے بھی (قصاص کے طور پر) قتل کردیا جائے گا۔''

⑤ عن أبي أمامة بن سهل قال: كنا مع عثمان وهو مع عثمان وهو محصور في الدار، وكان في الدار مدخل من دخله سمع كلام من على البلاط، فدخله عثمان، فخرج إلينا وهو متغير لونه فقال: إنهم ليتواعدونني بالقتل آنفا، قال: قلنا يكفيكم الله يا أمير المؤمنين قال: ولم يقتلونني؟ سمعت رسول الله ﷺ يقول: «لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث: كفر بعد إسلام، أو زنا بعد إحصان، أو قتل نفس بغير نفس» فوالله ما زنيت في جاهلية ولا في إسلام قط، ولا أحببتُ أن لي بديني بدلا منذ هداني الله، ولا قتلت نفسا، فبم يقتلونني؟

''حضرت ابوامامہ بن سہلؓ کہتے ہیں کہ میں اور دوسرے لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس موجود تھے جب وہ اپنے گھر میں محصور تھے اور اس گھر کا ایک راستہ تھا جس کے اندر کھڑا آدمی مقام بلاط پر کھڑے لوگوں کی بات بآسانی سن سکتا تھا۔ حضرت عثمانؓ وہاں تشریف لائے، ان کے چہرے کا رنگ متغیر تھا، وہ باہر نکلے اور فرمایا: ابھی یہ لوگ مجھے قتل کردینے کی دھمکی دے رہے تھے۔'' ہم نے عرض کیا: ''اے امیرالمؤمنین ان کے مقابل میں اللہ تعالیٰ آپ کو کافی ہے۔'' فرمایا: ''یہ لوگ کیوں میرے قتل کے درپے ہیں؟'' میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''کسی مسلمان کا خون حلال نہیں، سوائے اس کے کہ تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت واقع ہو: وہ اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرے یا شادی کے بعد زنا کا ارتکاب کرے یا کسی کو ناحق قتل کردے۔ اللہ کی قسم! میں نہ تو جاہلیت میں زنا کا مرتکب ہوا اور نہ اسلام لانے کے بعد، دوسرے یہ کہ میں نے اپنا دین بدلنا بھی کبھی پسند نہیں کیا، جب سے مجھے اللہ نے ہدایت کی توفیق دی ہے۔ تیسرے یہ کہ میں نے کسی کو ناحق قتل بھی نہیں کیا، پھر یہ لوگ کس بنا پر قتل کرنا چاہتے ہیں۔'' (ابوداود:۴۵۰۲، قال الالبانی: 'صحیح')

☜ ان فرامینِ نبویہؐ کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ ازروے سنت شادی شدہ زانی کے لئے کوڑوں کی بجائے قتل بصورتِ رجم کی سزا مقرر ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۲ فعل رسول اللہ ﷺ

① عن بريدة قال جاء ماعز بن مالك إلى النبي ﷺ فقال يا رسول الله! طهِّرني فقال: «ويحك ارجع فاستغفر الله وتب إليه» قال: فرجع غير بعيد ثم جاء فقال: يا رسول الله! طهرني. فقال رسول الله ﷺ: «ويحك ارجع فاستغفر الله وتُب إليه» قال: فرجع غير بعيد ثم جاء فقال: يا رسول الله! طهرني فقال النبي ﷺ مثل ذلك. حتى إذا كانت الرابعة قال له رسول الله ﷺ: «فيم أُطهِّرك؟» فقال: من الزنا. فسأل رسول الله ﷺ: «أبه جنون؟» فأُخبِر أنه ليس بمجنون فقال: «أشرب خمرا؟» فقام رجل فاستنكهه فلم يجد منه ريح خمر. قال: فقال رسول الله ﷺ: «أزنيتَ؟» فقال نعم. فأمر به فرُجم (صحیح مسلم:۱۶۹۵)

''بریدہؓ سے روایت ہے کہ ماعز بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسولؐ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: تیرا ستیاناس ہو، چلا جا اور اللہ سے بخشش مانگ اور توبہ کر۔ تھوڑی دور بعد وہ پھر لوٹ آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے پاک کر دیجئے۔ اللہ کے نبیؐ نے پھر اسی طرح کہا حتیٰ کہ جب چوتھی مرتبہ ایسا ہوا تو آپؐ نے پوچھا میں تجھے کس چیز سے پاک کروں؟ اُنہوں نے کہا: زنا سے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ دیوانہ تو نہیں؟ بتایا گیا کہ یہ مجنوں نہیں۔ پھر آپؐ نے پوچھا کیا اس نے شراب پی ہے؟ تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور ان کو سونگھا تو شراب کی بو نہ پائی، پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تو نے زنا کیا ہے؟ ماعزؓ بولے: ہاں! پس آپؐ کے حکم پر اُنہیں رجم کر دیا گیا۔''

② عن جابر بن عبد الله أن رجلا من أسلم جاء إلى رسول الله ﷺ فاعترف بالزنا فأعرض عنه ثم اعترف عنه، حتى شهد على نفسه أربع شهادات فقال له النبي: «أبك جنون؟» قال: ''لا'' قال: «أحصنت» قال: ''نعم'' قال: فأمر به النبي ﷺ فرُجم في المُصلّى، فلمّا أذلقته الحجارة فَرَّ، فأدرك فرُجم حتى مات (ابوداود:۴۴۳۰،قال الالبانی:'صحیح')

''حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ اَسلم کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ ﷺ کے سامنے جرمِ زنا کا اعتراف کیا، آپؐ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، اس نے پھر اقرار کیا اور جب چار دفعہ قسم کھا چکا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو پاگل ہے؟'' اُس نے جواب دیا: 'نہیں' آپؐ نے پوچھا: ''کیا تو شادی شدہ ہے؟'' وہ بولا: 'جی ہاں' پھر نبی ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ لوگ اسے عیدگاہ کی طرف لے گئے اور رجم کرنے لگے۔ جب اسے پر پتھر پڑے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا، لوگوں نے تعاقب کر کے اسے پھر جالیا اور سنگسار کر دیا۔''

٣ عن أبي هريرة أنه قال أتى رجل من المسلمين رسول الله ﷺ وهو في المسجد فناداه فقال يا رسول الله! إني زنيت فأعرض عنه فتنحّى تلقاء وجهه. فقال له يارسول الله! إني زنيتُ فأعرض عنه حتى ثنى ذلك عليه أربع مرات. فلما شهد على نفسه أربع شهادات دعاه رسول الله ﷺ فقال: «أبك جنون؟» قال: لا. قال: «فهل أحصنت؟» قال: نعم. فقال رسول الله ﷺ: «اذهبوا به فارجموه» (صحیح مسلم:١٦٩١)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس شخص نے آواز دی اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میں زنا کا مرتکب ہوا ہوں۔'' حضورؐ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اس نے دوبارہ کہا: ''اے اللہ کے رسولؐ! میں زنا کا مرتکب ہوا ہوں۔'' آپؐ اس پر بھی متوجہ نہ ہوئے۔ اس نے چار دفعہ اپنی بات دہرائی، پھر جب اس نے چار مرتبہ قسم کھا کر اپنے جرم کا اقرار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا: ''تو پاگل تو نہیں؟ بولا: 'نہیں!' پھر آپؐ نے پوچھا: کیا تو شادی شدہ ہے؟ وہ بولا: 'جی ہاں' (میں شادی شدہ ہوں) اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔''

٤ عن أبي هريرة قال: أتى رجل رسول الله ﷺ وهو في المسجد فناداه فقال يا رسول الله! إني زنيت فأعرض عنه حتى ردَّدَ عليه أربع مرات، فلما شهد على نفسه أربع شهادات، دعاه النبي ﷺ فقال: «أبك جنون؟» قال: لا. قال: «فهل أحصنت؟» قال : نعم. فقال

www.KitaboSunnat.com

النبي ﷺ : «اذهبوا به فارجموه» (صحیح بخاری:۶۸۱۵)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس آدمی نے آپؐ کو آواز دی اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔'' آپؐ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، اس آدمی نے آپ کو چار مرتبہ متوجہ کرنے کی کوشش کی پھر جس وقت اس نے چار دفعہ قسم کھا کر اپنے جرم کا اقرار کرلیا تو نبی ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا: ''کیا تو پاگل ہے؟ وہ بولا: 'نہیں' آپؐ نے پوچھا: ''کیا تو شادی شدہ ہے؟'' جواب ملا: 'جی ہاں' اس کے بعد نبی ﷺ نے حکم دیا: ''لوگو! اسے لے جا کر سنگسار کردو۔''

⑤ جاء ته امرأة من غامد من الأزد فقالت: يا رسول الله! طهرني فقال: «ويحك ارجعي فاستغفري الله وتوبي إليه» فقالت: أراك تريد أن تردّدني كما ردّدت ماعز بن مالك قال: «وما ذاك؟» قالت: إنها حبلى من الزنى فقال: «آنتِ» قالت: نعم فقال لها: «حتى تضعي ما في بطنك» قال فكفلها رجل من الأنصار حتى وضعت قال: فأتي النبى ﷺ فقال قد وضعت الغامدية فقال: «إذًا لا نرجمها وندع ولدها صغير ليس له من يرضعه» فقام رجل من الأنصار فقال إليَّ رضاعه يا نبي الله . قال: فرَجَمَها (صحیح مسلم:۱۶۹۵)

'' آپؐ کے پاس اَزد قبیلے کی شاخ غامد کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: تیرا ستیاناس ہو، چلی جا اور اللہ سے بخشش طلب کر اور توبہ کر۔ کہنے لگی: آپؐ مجھے ماعز بن مالکؓ کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا: تیرا کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگی: میں زنا کی وجہ سے اُمید سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو خود؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اچھا (تو اس وقت تک انتظار کر) جب تک تیرا حمل وضع نہ ہو جائے۔ ایک انصاری صحابیؓ نے اس کی دیکھ بھال کا ذمہ اُٹھایا، جب وضع حمل ہو گیا تو وہ انصاریؓ نبیؐ کے پاس آیا اور غامدیہ کے وضع حمل کی اطلاع دی۔ آپؐ نے فرمایا: ہم اسے اس کے بچے کے دودھ پینے کے انتظام کے نہ ہونے کی وجہ سے ابھی رجم نہیں کریں گے۔ ایک

www.KitaboSunnat.com

انصاری صحابیؓ نے کہا: اللہ کے رسول بچے کو دودھ میں پلواؤں گا تب آپؐ نے اس کو رجم کیا۔''

٦ عن أبي هريرة وزيد بن خالد الجُهني أنهما قال: إن رجلا من الأعراب أتى رسول الله فقال: يا رسول الله ! أنشدك الله الا قضيتَ لي بكتاب الله ، فقال الخصم الآخر وهو أفقه منه: نعم ، فاقض بيننا بكتاب الله وائذن لي . فقال رسول الله ﷺ «قُل» قال: إن ابني كان عسيفا على هذا فزنى بامرأته وإني أُخبرت أن على ابني الرجم فافتديت منه بمائة شاة ووليدة . فسألت أهل العلم فأخبروني أنما على ابني جلد مائة وتغريب عام وأن على امرأة هذا الرجم . فقال رسول الله ﷺ:«والذي نفسي بيده لأقضين بينكما بكتاب الله: الوليدة والغنم ردّ، وعلى ابنك جلد مائة وتغريب عام، واغد يا أنيس إلى امرأ ة هذا، فإن اعترفت فارجمها» قال فغدا عليها فاعترفت فأمربها رسول الله ﷺ فرجمت . (صحیح مسلم:۱۶۹۷،۱۶۹۸)

''حضرت ابوہریرہؓ اور زید بن خالد جہنیؓ دونوں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسولؐ! میں آپؐ کو اللہ کی قسم کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کی کتاب کے مطابق میرا فیصلہ فرما دیں۔ اور دوسرا شخص جو پہلے سے زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا: ''مجھے اجازت دیجئے کہ میں واقعہ بیان کروں۔'' آپ نے فرمایا: ''بیان کرو۔'' وہ بولا: ''میرا لڑکا اس شخص کے ہاں مزدور تھا اور وہ اس کی بیوی سے زنا کا مرتکب ہوگیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے لڑکے پر رجم کی سزا پڑتی ہے تو میں نے اس کے فدیے کے طور پر اس آدمی کو ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی دے دی۔ پھر جب میں نے اہل علم لوگوں سے مسئلہ دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ میرے لڑکے پر تو سو کوڑوں کی سزا واجب ہے اور اس کے ساتھ ایک سال کی جلاوطنی جبکہ عورت پر رجم کی سزا واجب ہے۔'' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان کتابِ الٰہی کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں واپس کردی جائیں اور تمہارے لڑکے پر سو کوڑوں کی سزا واجب ہے اور ایک سال کے لئے جلاوطنی اور اے انیسؓ (ایک انصاری صحابی کا نام

www.KitaboSunnat.com

ہے) اس کی عورت کے پاس جاؤ، اگر یہ اپنے جرم کا اعتراف کرلے تو اسے رجم کردینا۔ پھر جب وہ (صحابی) اس عورت کے پاس گئے تو اس نے اعترافِ جرم کرلیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا۔''

⑦ عن جابر بن عبد الله قال: جاء ت اليهود برجُلٍ وامرأة منهم زنيا، قال: «ائتوني بأعلم رجلين منكم» فأتوه بابنَي صُورِيا، فنشدهما «كيف تجدان أمر هذين في التوراة؟» قالا: نجد في التوراة إذا شهد أربعةٌ، أنهُم رَأوا ذكره في فرجها مثل المِيل في المكْحُلَةِ رُجِمَا، قال: «فما يمنعكما أن ترجموها؟» قالا: ذهب سلطانُنا، فكرهنا القتل، فدعا رسولُ الله ﷺ بالشهود فجاءوا بأربعة فشهدوا أنهم رأوا ذكره في فرجها مثل الميل في المكحلة، فأمر النبي ﷺ برجمها.

(سنن ابو داود:۴۴۵۲،قال الالبانی: 'صحیح')

''حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا، یہودی لوگ نبی ﷺ کے پاس لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے لوگوں میں سے دو زیادہ جاننے والے میرے پاس لاؤ۔ وہ صوریا کے دونوں بیٹوں کو لے آئے۔ آپؐ نے ان دونوں کو قسم دے کر پوچھا کہ تورات میں ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے کہا: ہم تورات میں یہ حکم پاتے ہیں کہ جب چار گواہ گواہی دیں کہ اُنہوں نے مرد اور عورت کے زنا کو اس طرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی میں تو وہ رجم کیے جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: پھر تم لوگ ان دونوں کو رجم کیوں نہیں کرتے؟ وہ بولے: ہماری حکومت نہیں رہی، اس لیے ہمیں کسی کو قتل کرنا برا معلوم ہوتا ہے۔ پھر نبیؐ نے چار گواہ طلب کیے تو وہ چار (عینی) گواہ لے آئے جنہوں نے مرد اور عورت کو اس طرح زنا کرتے دیکھا جیسے سلائی سرمہ دانی میں ہوتی ہے، پھر آپ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔''

☜ بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ زنا کے وقوعہ کے چار گواہ ملنے ناممکن ہیں، جبکہ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ خود دورِ نبوی کے بعض واقعات میں چار عینی گواہ میسر آئے تھے۔

⑧ عن خالد بن اللجاج حدثه أن اللجاج أباه أخبره أنه كان قاعدا يعتمل

في السوق فمرت امرأة تحمل صبيا فثار الناس معها وثرت فيمن ثار وانتهيت إلى النبي ﷺ وهو يقول: «من أبو هذا معك؟» فسكتت فقال شاب حذوها: أنا أبوه يا رسول الله! فأقبل عليها فقال: «من أبو هذا معك؟» فقال الفتى أنا أبوه يا رسول الله! فنظر رسول الله ﷺ إلى بعض من حوله يسألهم عنه، فقالوا: ما علمنا إلا خيرا. فقال له النبي ﷺ «أحصنت؟» قال نعم، فأمر به فرُجم (ابوداود:۴۴۳۵،مسند احمد:۳/۴۷۹، قال الألباني وحمزة الزين حسن الإسناد، انظر: صحیح ابوداود:۳۷۲۸ وتحقیق مسند احمد:۱۲/۳۷۸)

''خالد بن لجاج، لجاجؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بازار میں بیٹھے کام کر رہے تھے، اسی اثنا میں ایک عورت بچہ اٹھائے اُدھر آ نکلی۔ لوگ اس کی طرف لپکے۔ میں بھی اس طرف چلا گیا جب نبیؐ کے پاس پہنچا تو آپؐ اس سے پوچھ رہے تھے: اس بچے کا باپ کون ہے؟ تو وہ خاموش تھی۔ ایک نوجوان جو اس کے برابر کھڑا تھا، کہنے لگا: اللہ کے رسول میں اس کا باپ ہوں۔ آپؐ عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھنے لگے: اس کا باپ کون ہے؟ وہی نوجوان کہنے لگا: اللہ کے رسول میں اس کا باپ ہوں۔ آپؐ نے اردگرد کے بعض لوگوں سے اس نوجوان کے متعلق استفسار کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ ہمارے علم کے مطابق تو یہ آدمی اچھا ہے پھر آپؐ نے اس نوجوان سے پوچھا کہ تم شادی شدہ ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ کے حکم پر اسے رجم کر دیا گیا۔''

ان تمام احادیث کی روشنی میں جو علم حدیث کی اصطلاح میں 'متواتر معنوی' کا درجہ رکھتی ہیں، یہ امر بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ سنتِ مطہرہ نے محصن زانی کے لئے رجم کی سزا مقرر کی ہے اور حضور ﷺ نے مقدماتِ زنا میں ملزم کے عاقل ہونے کے ساتھ ان کی حالتِ احصان کو من جملہ ان شرائط کے پیش نظر رکھا ہے جن کے ثبوت کے بعد آپؐ نے حدرجم کا نفاذ فرمایا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ دورِ رسالت کے کسی ایک مقدمہ زنا کی روداد میں بھی یہ بات نہیں ملتی کہ آپ ﷺ نے کسی ملزم کی 'غنڈہ گردی' پر رجم کی سزا آیتِ حرابہ کے تحت نافذ کی ہو اور نہ ایسی کوئی حدیث ملتی ہے جس میں آپ نے کسی کنوارے زانی کو اس کے 'غنڈہ' ہونے کی بنا پر رجم کی سزا دی ہو۔ کوئی ایک حدیث بھی اس بات کے ثبوت میں پیش نہیں کی جاسکتی جس

www.KitaboSunnat.com

میں رسول اللہ ﷺ نے کسی شادی شدہ زانی کو رجم کی بجائے صرف سو کوڑوں کی سزا دی ہو۔ اس سے یہ امر واضح ہوجاتا ہے کہ شادی شدہ زانی کیلئے حد رجم سنت کی نص سے ثابت ہے۔

قرآنِ مجید میں اس کا واضح ذکر نہ آنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ حد شرعی نہیں ہے بلکہ اس حد کا انکار باطل اور گمراہی ہے۔

❸ حدِ رجم کے بارے میں خلفاے راشدین کا طرزِ عمل

خلافتِ راشدہ کے دورِ مسعود میں بھی عہدِ نبویؐ کے سنت کے مطابق زنا کے بارے میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کا فرق ملحوظ رکھا گیا اور کنوارے یا شادی شدہ کی اس تفریق کو ایک سنتِ رسول ﷺ کی حیثیت سے تسلیم کرکے محصن زانی پر حدِ رجم نافذ کی گئی۔ ذیل میں ہم اس سلسلے میں چند شواہد پیش کرتے ہیں:

① عن ابن عباس قال: خطب عمر بن الخطاب، فحمدالله تعالىٰ وأثنى عليه فذكر الرجم، فقال: "لا تخدعن عنه، فإنه حد من حدود الله تعالى ألا إن رسول الله ﷺ قد رجم ورجمنا بعده. ولو لا أن يقول قائلون زاد عمر في كتاب الله عزوجل ما ليس منه لكتبته في ناحية المصحف" (مسند احمد بن حنبل مع شرح احمد محمد شاکر: ۱/۲۳۲،طبع مصر ۱۳۶۸ھ،اسنادہ صحیح)

''حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے خطبہ دیا جس میں پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر رجم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگو! تمہیں اس کے بارے میں دھوکے میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ یہ اللہ کی حدود میں سے ایک حد ہے۔ آگاہ رہو کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے بھی بعد میں رجم کیا اور اگر لوگوں کے لئے یہ کہنے کا موقع نہ ہوتا کہ عمرؓ نے خداے عزوجل کی کتاب میں اضافہ کردیا ہے تو میں ضرور اس (رجم) کو قرآن کے حاشئے میں درج کردیتا۔''

② عن ابن عباس قال: قال عمر:"لقد خشيت أن يطول بالناس زمان حتى يقول قائل: لا نجد الرجم في كتاب الله فيضلوا بترك الفريضة أنزلها الله، ألا وإن الرجم حق على من زنىٰ وقد أحصن إذا قامت

البينة أو كان الحمل أو الاعتراف...... ألا وقد رجم رسول الله ﷺ ورجمنا بعده" (بخاری:۶۸۲۹)

''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''مجھے یہ اندیشہ ہے کہ طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بعض لوگ یہ کہیں گے کہ ''ہمیں تو اللہ کی کتاب میں رجم کا حکم نہیں ملتا۔'' یوں وہ اللہ کے ایک نازل کردہ فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوں گے۔ خبردار! رجم کی سزا واجب ہے اُس شخص پر جو شادی شدہ ہونے کے بعد مرتکبِ زنا ہو بشرطیکہ اس پر گواہی قائم ہو یا (عورت کا) حمل ظاہر ہو یا (جرم کا) اعتراف موجود ہو...... آگاہ رہو کہ رسول اللہ ﷺ نے حدِرجم نافذ فرمائی اور ان کے بعد ہم نے بھی حدِ رجم کو جاری کیا۔''

③ سلمة بن كهيل قال سمعت الشعبي يحدث عن علي حين رجم المرأة يوم الجمعة وقال: قد رجمتها بسنة رسول الله ﷺ (بخاری:۶۸۱۲)

''سلمہ بن کہیلؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے حضرت علیؓ کے بارے میں یہ بات سُنی کہ جب اُنہوں نے جمعہ کے روز ایک زانیہ عورت کو رجم کی سزا دی تو فرمایا: ''میں نے اس عورت کو سنتِ رسول اللہ ﷺ کے مطابق رجم کیا۔''

④ قال عمر بن عبد العزيز...أن النبي ﷺ رجم ورجم خلفاؤه بعده والمسلمون (المغنی لابن قدامہ:۹/۳۱۰، بہ تحقیق عبداللہ بن عبدالمحسن وغیرہ، طبع مصر)

''عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ ''بلا شبہ نبی ﷺ نے حدرجم نافذ کی اور آپؐ کے بعد آپؐ کے خلفا اور دوسرے مسلمان حکمرانوں نے بھی رجم کی حد نافذ کی۔''

⑤ قال الجمهور أن رسول الله ﷺ قد رجم ... وقد رجم الخلفاء الراشدون بعد النبي ﷺ وصرحوا بأن الرجم حد

''جمہور کا کہنا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے رجم کی حد جاری فرمائی اور آپؐ کے بعد خلفاے راشدینؓ نے بھی رجم کی حد جاری کی اور انہوں نے رجم کے حدِ شرعی ہونے کی صراحت کی۔'' (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ:۵/۶۹)

☜ ان تمام شواہد اور حوالوں سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ خلافت راشدہؓ کے دورِ مبارک میں بھی شادی شدہ محصن زانی کے لئے حدِرجم کی سزا نافذ رہی ہے۔

www.KitaboSunnat.com